© rasailojaraid.com



# تاریخ دارالعلوم دیوبند

مولانا ضیاء الرحمٰن جالندھری

دارالعلوم دیوبند کا قیام ۱۵/ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں ہوا اور ۱۵/ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ میں دارالعلوم اپنی عمر کے "۱۵۰" سال پورے کر چکا ہے۔

**آفتاب آمد دلیلِ آفتاب:**...... دارالعلوم دیوبند کی ہمہ جہتی خدمات کا انکار کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی روزِ روشن میں یہ کہے کہ مجھے وجود آفتاب کی دلیل دو۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب، لیکن اس کے باوجود اگر کوئی انکار کرتا چلا جائے تو اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　　چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

**دیوبند، سرزمینِ دارالعلوم:**...... دیوبند اور دارالعلوم دیوبند میں چولی دامن کا ساتھ ہے، دارالعلوم کا دیوبند سے گہرا تعلق اور رابطہ ہے، دیوبند کی تاریخ دارالعلوم کے مجد وشرف کا ایک حصہ ہے، دیوبند ایک بہت پرانی آبادی ہے، یہ نام "دِیُوی" اور "بَن" سے مرکب ہو کر بنا ہے، پہلے دیوی بن بولا جاتا تھا، پھر کثرت استعمال سے دِیبَن بولا جانے لگا، بعد ازاں تصرف متکلمین سے دیوبند نام ہو گیا۔

دیوبند شمالی ہندوستان میں ۲۹ درجے ۵۸ دقیقے عرض البلد اور ۷۷ درجے ۳۵ دقیقے طول البلد پر واقع ہے، دیوبند کے جنوب مغرب سے نادرن ریلوے گزرتی ہے، دیوبند کا ریلوے اسٹیشن دہلی سے شمال کی جانب ۱۴۴ کیلومیٹر پر ہے، صوبہ اُتر پردیش میں دیوبند ضلع سہارنپور کی ایک تحصیل ہے۔

**دارالعلوم کا افتتاح:**...... ۱۲۸۳ھ بمطابق ۱۸۶۶ء برصغیر کے مسلمانوں کے لئے وہ مبارک ومسعود سال ہے جس میں شمالی ہند کی اس قدیم تاریخی بستی میں ان کی دینی وعلمی اور ملی وتہذیبی زندگی کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ ۱۵/ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق یکم/ جون ۱۸۶۶ء/ ۱۹/ جیٹھ ۱۹۲۳ بکری بروز جمعرات چھتے کی قدیم مسجد کے کھلے صحن میں انار



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ایک چھوٹے سے درخت کے سائے میں نہایت سادگی کے ساتھ کسی رسمی تقریب یا نمائش کے بغیر دارالعلوم کا افتتاح عمل میں آیا، حضرت مولانا ملا محمود دیوبندیؒ م ۱۳۰۴ھ (تلمیذ رشید حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ) وجو علم وفضل میں بلند پایہ عالم تھے مدرس مقرر کیا گیا، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ م ۱۳۳۹ھ دارالعلوم کے وہ اولین شاگرد تھے جنہوں نے استاد کے سامنے کتاب کھولی، یہ عجیب اتفاق ہے کہ استاد اور شاگرد دونوں کا نام محمود تھا، اس وقت رب السمٰوات والارض کے التفات اور چشم کرم پر بھروسہ کرنے کے سوا اور کوئی ظاہری ساز وسامان نہ تھا، اخلاص وخدمتِ دین اور توکل علی اللہ کے جذبات کے سوا ہر سرمائے سے ان حضرات کا دامن خالی تھا، چنانچہ اس بے سروسامانی کے ساتھ افتتاح عمل میں آیا کہ نہ کوئی عمارت موجود تھی اور نہ طلباء کی جماعت، صرف ایک طالبِ علم اور ایک استاد، یہ تھی کل کائنات اس ادارے کی جو آج کل ''از ہر ہند دارالعلوم دیوبند'' کے نام سے پوری دنیا میں مشہور ومعروف ہے۔

**بانیانِ دارالعلوم دیوبند ''اکابرِ ستّہ'':** ......جو حضرات شروع سے دارالعلوم کے قیام اور اس کے نظام کو چلانے میں شریک رہے اُنکے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱)......حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتویؒ م ۱۲۹۷ھ

(۲)......حضرت مولانا محمد یعقوب صدیقی نانوتویؒ م ۱۳۰۲ھ (اول صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)

(۳)......حضرت مولانا شاہ رفیع الدین عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۰۸ھ (خلیفہ ارشد حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ)

(۴)......حضرت مولانا ذوالفقار علی عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۲۲ھ (والد ماجد حضرت شیخ الہندؒ)

(۵)......حضرت مولانا فضل الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۲۵ھ (والد ماجد علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ)

(۶)......حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندیؒ م ۱۳۳۱ھ (اول مہتمم دارالعلوم دیوبند)

**دارالعلوم کا مسلک:** ......دارالعلوم کی تحریروں میں اس کے مسلک کی یہ تشریح کی گئی ہے:

دارالعلوم دیوبند کا مسلک اہل سنت والجماعت، حنفی مذہب اور اس کے مقدس بانیوں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے مشرب کے موافق ہوگا۔

**دارالعلوم کا شجرہ حدیث:** ......اکابرِ دارالعلوم کے سلسلے میں سرِ فہرست جو شخصیت آتی ہے وہ حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی ذات گرامی ہیں، برِ صغیر میں اس وقت علوم دینیہ اور بالخصوص علمِ حدیث کے جس قدر سلسلے مروّج اور موجود ہیں تقریباً ان سب کا آغاز شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے ہوتا ہے، میں یہاں دارالعلوم کے قیام سے اب تک جو حضرات صدر مدرس یا شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے ہیں، ان کے اسمائے گرامی پیش کروں گا، یعنی وہ حضرات جن کے زیر درس صحیح بخاری شریف رہی:



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

| نمبر شمار | اسمائے گرامی | مدت |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ عن شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ عن شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ عن شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ عن حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ احمد محدث دہلویؒ | ۱۲۸۳ھ تا ۱۳۰۲ھ |
| ۲ | حضرت مولانا سید احمد دہلویؒ عن شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلویؒ | ۱۳۰۲ھ تا ۱۳۰۷ھ |
| ۳ | حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ عن مولانا محمد قاسم نانوتویؒ | ۱۳۰۷ھ تا ۱۳۳۳ھ |
| ۴ | حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ عن مولانا محمود حسن دیوبندیؒ | ۱۳۳۳ھ تا ۱۳۴۶ھ |
| ۵ | حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ عن مولانا محمود حسن دیوبندیؒ | ۱۳۴۶ھ تا ۱۳۷۷ھ |
| ۶ | حضرت مولانا سید فخر الدین احمد مرادآبادیؒ عن مولانا محمود حسن دیوبندیؒ | ۱۳۷۷ھ تا ۱۳۹۱ھ |
| ۷ | حضرت مولانا شریف حسن دیوبندیؒ عن مولانا سید حسین احمد مدنیؒ | ۱۳۹۱ھ تا ۱۳۹۷ھ |
| ۸ | حضرت مولانا نصیر احمد خان بلند شہریؒ عن مولانا سید محمد اعزاز علی امروہیؒ عن مولانا محمود حسن دیوبندیؒ | ۱۳۹۷ھ تا ۱۴۲۹ھ |
| ۹ | حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری عن مولانا سید فخر الدین احمد مرادآبادیؒ | ۱۴۲۹ھ تا حال |

دارالعلوم دِنوں اور ماہ وسال کی تعداد میں:

| | | |
|---|---|---|
| دن | ۵۳۱۵۵ | ترپین ہزار ایک سو پچپن |
| ماہ | ۱۸۰۰ | ایک ہزار آٹھ سو |
| سال | ۱۵۰ | ایک سو پچاس سال |

**علمائے مشاہیر دارالعلوم دیوبند:**......اگر برِ صغیر میں گزشتہ ’’۱۵۰‘‘ سال کی علمی، دینی، ملی اور سیاسی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکابر علمائے دارالعلوم دیوبند نے کس طرح کتاب وسنت کی حفاظت کا اہم ترین فرض ادا کیا ہے، علمائے دارالعلوم دیوبند نے اس دور میں جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور فرزندانِ رشید پیدا کئے ہیں وہ بلاشبہ اپنی مثال آپ ہیں، ذیل میں چند مشہور ومعروف ابنائے دارالعلوم دیوبند کے نام پیش ہیں، جس سے اندازہ ہوسکے گا کہ دارالعلوم دیوبند کے بطن سے کیسے افراد نے جنم لیا:

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ م ۱۳۳۹ھ، شیخ المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ م ۱۳۴۶ھ، مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ م ۱۳۱۵ھ، مولانا احمد حسن کانپوریؒ م ۱۳۲۲ھ، مولانا عبدالواحد حولویؒ م ۱۳۲۵ھ، مولانا میر باز خان تھانویؒ


© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

م۱۳۲۵ھ، مولانا سید احمد حسن امروہیؒ م۱۳۳۰ھ، مولانا عبدالعلی میرٹھیؒ، مولانا عبدالحمید مدار شاہیؒ م۱۳۳۸ھ، مولانا امین الدین دہلویؒ م۱۳۳۸ھ، مولانا صوفی عزیز الرحمٰن بابونگریؒ م۱۳۳۹ھ، مولانا ناظر حسن عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۴۱ھ، مولانا عبدالحق پورقاضویؒ م۱۳۴۲ھ، مولانا عبداللہ انصاری انبہٹویؒ، مولانا صدیق احمد انبہٹویؒ م۱۳۴۴ھ، مولانا حکیم محمد حسن عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۴۵ھ، مولانا حافظ محمد احمد قاسمی دیوبندیؒ م۱۳۴۷ھ، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۴۷ھ، مولانا ابومحمد احمد الدین چکوالیؒ م۱۳۴۷ھ، مولانا عبدالمؤمن عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۴۷ھ، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۴۸ھ، مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ م۱۳۵۲ھ، مولانا حافظ محمد یسین دیوبندیؒ م۱۳۵۵ھ، مولانا سید احمد مدنیؒ م۱۳۵۸ھ، مولانا ضمیر الدین احمد زوابیلیؒ م۱۳۵۹ھ، مولانا حبیب اللہ چاریویؒ م۱۳۶۱ھ، مولانا احمد شیر ہزارویؒ م۱۳۶۱ھ، مولانا فتح محمد تھانویؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ م۱۳۶۲ھ، مولانا مفتی ریاض الدین بجنوریؒ م۱۳۶۲ھ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ م۱۳۶۳ھ، مولانا محمد یسین خان سرہندی ثم بریلویؒ م۱۳۶۳ھ، مولانا حافظ افاض الدین صاحبؒ م۱۳۶۳ھ، مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ م۱۳۶۳ھ، مولانا میاں سید اصغر حسین دیوبندیؒ م۱۳۶۴ھ، مولانا محمد میاں منصور انصاریؒ م۱۳۶۵ھ، مولانا عبدالسمیع دیوبندیؒ م۱۳۶۶ھ، مولانا عبدالرحمٰن امروہیؒ م۱۳۶۷ھ، مولانا محمد سہول بھاگلپوریؒ م۱۳۶۷ھ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ م۱۳۶۷ھ، مولانا عرفان پشاوریؒ، علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ م۱۳۶۹ھ، مولانا سیف الرحمٰن کابلیؒ م۱۳۶۹ھ، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ م۱۳۷۱ھ، مولانا احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادیؒ م۱۳۷۱ھ، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ م۱۳۷۲ھ، مولانا حکیم محمد اسحٰق کٹھوریؒ م۱۳۷۴ھ، مولانا اعزاز علی امروہیؒ م۱۳۷۴ھ، مولانا سعید احمد سندہیؒ م۱۳۷۵ھ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ م۱۳۷۵ھ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ م۱۳۷۶ھ، مولانا حسین احمد مدنیؒ م۱۳۷۷ھ، مولانا محمد یعقوب جیرویؒ م۱۳۷۷ھ، مولانا مفتی اسمٰعیل بسم اللہ سورتیؒ م۱۳۷۹ھ، مولانا احمد سعید دہلویؒ م۱۳۸۰ھ، مولانا حکیم عبدالعلی لکھنویؒ م۱۳۸۰ھ، مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ م۱۳۸۰ھ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ م۱۳۸۱ھ، مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ م۱۳۸۲ھ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ م۱۳۸۲ھ، مولانا محمد بن موسیٰ افریقیؒ م۱۳۸۲ھ، مولانا مفتی فقیر اللہ جالندھریؒ م۱۳۸۲ھ، مولانا عبدالرشید نسیم طالوت ڈیرویؒ م۱۳۸۲ھ، مولانا ظہور احمد عثمانی دیوبندیؒ م۱۳۸۳ھ، مولانا عبدالشکور دیوبندیؒ م۱۳۸۳ھ، مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ م۱۳۸۵ھ، مولانا بشیر احمد خان بلند شہریؒ، مولانا عبدالرحمٰن کیمل پوریؒ م۱۳۸۵ھ، مولانا عبدالخالق شورکوٹیؒ م۱۳۸۶ھ، مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ م۱۳۸۷ھ، مولانا شاہ وصی اللہ اعظمیؒ م۱۳۸۷ھ، مولانا شبیر علی تھانویؒ م۱۳۸۸ھ، مولانا مفتی محمود احمد نانوتویؒ م۱۳۸۸ھ، مولانا شمس الحق فرید پوریؒ م۱۳۸۸ھ، مولانا نصیر الدین غورغشویؒ م۱۳۸۸ھ، مولانا محمد یوسف شاہ کشمیریؒ میر واعظ م۱۳۸۹ھ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ م۱۳۹۰ھ، مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ م۱۳۹۰ھ، مولانا


© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نورالدین بہاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ م ۱۳۹۱ھ، مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ م ۱۳۹۱ھ، مولانا نادر الزمان عالپوریؒ م ۱۳۹۱ھ، مولانا قاری عبدالعزیز شوقی انبالویؒ م ۱۳۹۱ھ، مولانا حافظ عبدالمجید اعمی فیصل آبادیؒ م ۱۳۹۱ھ، مولانا سید فخر الدین احمد مراد آبادیؒ م ۱۳۹۲ھ، مولانا شائق احمد عثمانی بھاگلپوریؒ، مولانا نذیر احمد مراد پوریؒ م ۱۳۹۳ھ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ م ۱۳۹۴ھ، مولانا ظفر احمد عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۹۴ھ، مولانا مفتی بشیر احمد پسروریؒ م ۱۳۹۴ھ، مولانا سید محمد میاں دیوبندیؒ م ۱۳۹۵ھ، مولانا فاروق احمد بہاولپوریؒ م ۱۳۹۵ھ، مولانا مفتی مہدی حسن شاہ جہاں پوریؒ، مولانا مفتی فیض اللہ صاحبؒ م ۱۳۹۶ھ، مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندیؒ م ۱۳۹۶ھ، مولانا اطہر علی بنگالیؒ م ۱۳۹۶ھ، مولانا پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹیؒ م ۱۳۹۶ھ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ م ۱۳۹۷ھ، مولانا شریف حسن دیوبندیؒ م ۱۳۹۷ھ، مولانا نور احمد دھورنگیؒ م ۱۳۹۸ھ، مولانا عبدالہادی دین پوریؒ م ۱۳۹۸ھ، مولانا عبداللہ بہلویؒ م ۱۳۹۸ھ، مولانا بادشاہ گل پشاوریؒ م ۱۳۹۸ھ، مولانا مفتی محمد یوسف اسلام آبادی فتحپوری، مولانا محمد یونس صاحب، مولانا شاہ محمد ہارون بابونگریؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ م ۱۴۰۰ھ، مولانا غلام اللہ خان ہزارویؒ م ۱۴۰۰ھ، مولانا مفتی محمود ڈیرویؒ م ۱۴۰۰ھ، مولانا عبدالقیوم گہیرویؒ م ۱۴۰۱ھ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ م ۱۴۰۱ھ، مولانا سید منت اللہ رحمانی مونگیریؒ، مولانا مفتی محی الدین بنگالیؒ م ۱۴۰۱ھ، مولانا شاہ عبدالوہاب صاحبؒ م ۱۴۰۲ھ، مولانا محمد متین خطیب دیوبندیؒ م ۱۴۰۲ھ، مولانا مفتی محمد خلیل سرگودھویؒ م ۱۴۰۲ھ، مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ م ۱۴۰۲ھ، مولانا قاری محمد طیب قاسمی دیوبندیؒ م ۱۴۰۳ھ، مولانا مفتی احمد الحق شوابلی، مولانا شمس الحق افغانیؒ م ۱۴۰۳ھ، مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی دیوبندیؒ م ۱۴۰۴ھ، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ م ۱۴۰۴ھ، مولانا قاضی شمس الدین گوجرانوالہؒ م ۱۴۰۵ھ، مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ م ۱۴۰۵ھ، مولانا عبیداللہ انور لاہوریؒ م ۱۴۰۵ھ، مولانا مفتی عبدالحکیم سکھرویؒ م ۱۴۰۶ھ، مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی جالندھریؒ م ۱۴۰۶ھ، مولانا محمد ازہر شاہ قیصر کشمیریؒ م ۱۴۰۶ھ، مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ م ۱۴۰۷ھ، مولانا محمد طاہر پنج پیر مردانیؒ م ۱۴۰۷ھ، مولانا سید حامد میاں لاہوریؒ م ۱۴۰۸ھ، مولانا عبدالحق اکوڑویؒ م ۱۴۰۹ھ، مولانا محمد مالک کاندھلویؒ م ۱۴۰۹ھ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ م ۱۴۰۹ھ، مولانا عزیر گل پشاوریؒ م ۱۴۱۰ھ، مولانا محمد شریف کشمیریؒ م ۱۴۱۰ھ، مولانا مفتی علی محمد جتوئیؒ "کبیر والا" م ۱۴۱۲ھ، مولانا محمد مسیح اللہ خان شروانیؒ م ۱۴۱۳ھ، مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ م ۱۴۱۳ھ، مولانا گلستان خان المعروف جمال الدین مردانیؒ م ۱۴۱۴ھ، مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ م ۱۴۱۵ھ، مولانا محمد شفیع ہوشیار پوریؒ م ۱۴۱۶ھ، مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ م ۱۴۱۸ھ، مولانا محمد عمر پالن پوریؒ م ۱۴۱۸ھ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ م ۱۴۲۰ھ، مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ م ۱۴۲۱ھ، مولانا محمد اجمل خان لاہورؒ م ۱۴۲۳ھ، مولانا قاضی مظہر حسین چکوالیؒ م ۱۴۲۴ھ، مولانا مفتی غلام قادر خیر پور ٹامیوالیؒ م ۱۴۲۸ھ، مولانا سید محمد امین شاہ مخدوم پور پہوڑاںؒ م ۱۴۲۸ھ، مولانا



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفتی رشید احمد لدھیانویؒ م۱۴۲۲، مولانا محمد سرفراز خان صفدر ہزارویؒ م۱۴۳۰ھ، مولانا نصیر احمد خان بلند شہریؒ م۱۴۳۱ھ، مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف م۱۴۳۱ھ، مولانا صدیق احمد چاٹگامیؒ، مولانا عبیداللہ امرتسری لاہوری، مولانا محمد انظرشاہ کشمیریؒ، مولانا اسعد مدنیؒ م۱۴۲۷ھ مولانا قاری محمد سالم قاسمی دیوبندی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند، مولانا قاری محمد آصف قاسمی (کراچی)، مولانا قاری جلیل الرحمٰن عثمانی دیوبندی، مولانا مفتی فضیل الرحمٰن عثمانی دیوبندی، مولانا سلیم اللہ خان کراچوی، مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا محمد سفیان قاسمی دیوبندی نائب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند، مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، مولانا عبدالحق اعظم گڑھی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا نعمت اللہ اعظم گڑھی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا ارشد مدنی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا عبدالخالق مدراسی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا حبیب الرحمٰن اعظم گڑھی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا قمر الدین گورکھ پوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا ریاست علی بجنوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا مجیب اللہ گونڈوی استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا محمد عثمان منصور پوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا مفتی محمد امین پالن پوری استاذ الحدیث دارالعلوم، مولانا مفتی عبدالرؤف غزنوی استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، مولانا مفتی محمد شوکت دیوبندی، مولانا محمد شکیب قاسمی دیوبندی،

☆......☆......☆

---

میں مدرسہ کو ہر مرکز سے بڑھ کر مستحکم، طاقت ور، زندگی کی صلاحیت رکھنے والا اور حرکت ونمو سے لبریز سمجھتا ہوں، اس کا ایک سرا نبوت محمدیؐ سے ملا ہوا ہے، دوسرا اس زندگی سے، وہ نبوت محمدیؐ کے چشمۂ حیواں سے پانی لیتا ہے اور زندگی کے ان کشت زاروں میں ڈالتا ہے، وہ اپنا کام چھوڑ دے تو زندگی کے کھیت سوکھ جائیں اور انسانیت مرجھانے لگے، نہ نبوت محمدی کا دریا پایاب ہونے والا ہے، نہ انسانیت کی پیاس بجھنے والی ہے، نہ نبوت محمدیؐ کے چشمۂ فیض سے بخل اور انکار ہے، نہ انسانیت کے کاسۂ گدائی کی طرف سے استغنا کا اظہار، ادھر سے انما انا قاسم واللہ یعطی کی صدائے مکرر ہے، تو ادھر سے ھل من مزید، ھل من مزید کی فغان مسلسل بے شمار، زندگی کے تغیرات بیشمار، زندگی کی ضرورتیں بیشمار، زندگی کی غلطیاں بیشمار، زندگی کی لغزشیں بیشمار، زندگی کے فریب بیشمار، زندگی کے رہزن بے شمار، زندگی کی تمنائیں بیشمار، زندگی کے حوصلے بیشمار، مدرسہ نے جب زندگی کی رہنمائی اور دستگیری کا ذمہ لیا تو اسے اب فرصت کہاں؟ دنیا میں ہر ادارہ، ہر مرکز اور ہر فرد کو راحت اور فراغت کا حق ہے، اس کو اپنے کام سے چھٹی مل سکتی ہے، مگر مدرسہ کو چھٹی نہیں، دنیا میں ہر مسافر کے لئے آرام ہے، لیکن اس مسافر کے لئے راحت حرام ہے! اگر زندگی میں ٹھہراؤ ہو، سکون اور وقوف ہو، تو حرج نہیں کہ مدرسہ بھی چلتے چلتے دم لے لے، لیکن جب زندگی رواں دواں ہے تو مدرسہ میں جمود اور تعطل کی گنجائش کہاں ہے، اس کو قدم قدم پر زندگی کا جائزہ لینا ہے، بدلتے ہوئے حالات میں احکام دینے ہیں، ڈگمگاتے ہوئے پیروں کو جمانا ہے، وہ زندگی سے پیچھے رہ جائے یا تھک کر بیٹھ جائے، یا کسی منزل پر قیام کرلے، یا اس کو کوئی مقام خوش آجائے تو زندگی کی رفاقت اور قیادت کون کرے، سرود ازلی اور پیغام محمدیؐ اسے کون سنائے، مدرسہ کا تعطل، قیادت سے کنارہ کشی، کسی منزل پر قیام، خودکشی کا مرادف اور انسانیت کے ساتھ بیوفائی کا ہم معنی ہے اور کوئی خودشناس اور فرض آشنا مدرسہ اس کا تصور نہیں کرسکتا۔



© rasailojaraid.com